الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سجدے کی حالت میں دعا کرنا مسنون ہے کیوں کہ سجدہ میں انسان اللہ تعالی کے بہت قریب ہوتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ میں دعا کرنے کا حکم دیا ہے، جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ، وَهُوَ سَاجِدٌ، فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ (صحیح مسلم، الصلاۃ: 482

انسان رب کی رحمت کے قریب ترین سجدے کی حالت میں ہوتا ہے لہذا تم (سجدے میں) کثرت کے ساتھ دعا کرو۔

ایک دوسری حدیث میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبَّ عَزَّ وَجَلَّ، وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ، فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ (صحیح مسلم، الصلاۃ: 479

تم رکوع میں رب تعالی کی عظمت بیان کرو سجدے میں پوری لگن کے ساتھ دعا کرو کیونکہ (سجدے میں دعا) قبولیت کے زیادہ لائق ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

(اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ دِقَّهُ، وَجِلَّهُ، وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ (صحیح مسلم، الصلاۃ: 483

اے اللہ میرے چھوٹے اور بڑے گناہ، پہلے اور بعد میں کیے گئے گناہ، ظاہری اور مخفی گناہ سارے کے سارے معاف فرما دے۔

مندرجہ بالا احادیث مبارکہ سے پتہ چلتا ہے کہ انسان کو فرض اور نفل نمازوں میں سجدے کی حالت میں کثرت کے ساتھ دعا کرنی چاہیے کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کرنے کا حکم دیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی سجدے میں دعا کیا کرتے تھے۔

انسان کو دعا کرتے وقت کوشش کرنی چاہیے کہ ان الفاظ کے ساتھ دعا کرے جو قرآنی آیات یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوں، سوال میں مذکور دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، اس کے علاوہ بھی بہت سی مسنون دعائیں ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں یا میت کے لیے کیا کرتے تھے، اپنے والدین یا عزیز و اقارب کی مغفرت کے لیے یہ تمام دعائیں پڑھی جا سکتی ہیں، کیوں کہ مرنے کے بعد انسان کو لواحقین کی دعاؤں سے ثواب اور فائدہ پہنچتا ہے۔ جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ: إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ (صحیح مسلم، الوصیۃ: 1631

جب انسان فوت ہو جاتا ہے اس کے تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں مگر تین چیزیں (یعنی ان تین چیزوں کا ثواب اسے پہنچتا رہتا ہے): صدقہ جاریہ یا علم جس سے فائدہ حاصل کیا جاتا رہے، یا نیک اولاد جو اس (اپنے والدین) کے لیے دعا کرتی رہے۔

والله أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

01. فضیلۃ الشیخ ابو محمد عبد الستار حماد حفظہ اللہ

02. فضیلۃ الشیخ عبد الخالق حفظہ اللہ